بزدل بھارتی فوج موت کے حصار میں

کشمیر میں مشعل آزادی کی کرنیں بھارت کو جلا ڈالیں گی

تحریر: محمد زبیر ظہیر فیصل آباد

ایک پٹھان نے بازار سے جامن خریدے جب کھانے لگا تو منہ میں شہد کی مکھی بھی چلی گئی مکھی نے باہر نکلنے کے لیے بہت ہاتھ پاؤں مارے مگر پٹھان نے گرج دار آواز میں کہہ دیا کہ اب تو تول میں آگئی ہے جانے نہیں دوں گا۔

یہی حال آج کل ہمارے پڑوسی ملک اکھنڈ بھارت کا ہے جس نے ہمارے وجود کو قبول کیا ہی نہیں بلکہ اس کے خاتمے کے لئے ہر ممکن کوشش بھی کی اور ہمارے سکون کو تج دینے کے لئے ہر ایک راستہ اختیار کیا حتی کہ گاندھی نے یہاں تک کہہ دیا کہ دو قومی نظریے کو خلیج بنگال میں غرق کر دینا چاہیے۔

حکومت کو چاہیے کہ سابقہ روایات کے مطابق جیتی ہوئی جنگ میز پر ہارنے کی بجائے قدم آگے بڑھائیں اور بھارت کو پاش پاش کر دیں۔

آج اس پٹھان کے منہ میں جانے والی مکھی کی طرح فوج و مجاہدین کے نرغے میں بزدل بھارتی فوج بڑی بری طرح پھنسی ہوئی ہے نکلنے کے لئے مسلسل کوشش وبسیار میں مصروف ہے مگر نتیجہ ذلت ورسوائی کا تھوک منہ پہ تھوک رہا ہے کہ آج 30 ہزار کارگل و دراس میں آنے والے فوجی اپنی زندگی کی ڈور ذلت ورسوائی کے ساتھ کٹوائے بغیر واپس نہیں جا سکتے اور ہمیں بآسانی واپس جانے کی پیشکش کر کے خوش فہمی میں مت مبتلا ہو اور پنجاب کی سرحد پر 80 ہزار فوج لگا کر اور سیالکوٹ کے ملحقہ سرحدی علاقے پر گولہ باری کر کے دھمکی مت دے یہ وہ قوم ہے جو زندگی سے نفرت اور موت سے پیار کرتی ہے۔ اے ہندو بنیئے اب تو پٹھان کی طرح ہمارے منہ میں آ گیا ہے نکلے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔

نیویارک ٹائمز میں بھارتی صحافی ہما شکلا کی شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق کارگل میں موجود ایک بھارتی کرنل نے جو مجاہدین کے خلاف حملوں کی کمان کر رہا تھا اسے بتایا کہ ہم یہاں "کتوں کی موت مارے جا رہے ہیں" اور اس حقیقت کا اعتراف ہانگ کانگ سے شائع ہونے والے انگریزی جریدے ایشیا ویک نے بھی بھارتی میجر جنرل جے۔ جے سنگھ کی زبان میں کیا ہے کہ بھارتی فوج کو کارگل اور دراس میں اچانک دبوچ لیا گیا ہے اور وہ پھنس کر رہ گئے ہیں۔

بھارت نے اپنے ان جوانوں کے تحفظ کے لئے ظلم وزیادتی کی انتہاء اور مجاہدین کو پسپا کرنے کے لئے لڑاکا طیاروں کو بھی اس میدان میں جھونک دیا۔ توپ خانے اور پیادہ فوج کا استعمال کیا۔ کیمیائی ہتھیار استعمال کیے بھارتیوں نے جو گولے پھینکے اس میں شیل استعمال کیے گئے جس میں کیمیائی مواد خارج ہوتا ہے یہ گولے زمین سے چار سو گز بلند فضا میں پھٹتے ہیں جن سے فضاء زہریلی ہو جاتی ہے اور دم گھٹنے سے موت واقع ہو جاتی ہے ان تمام کوششوں کے باوجود کارگل میں بھارتی فوجی مجاہدین کے پاؤں اکھاڑنے میں کوئی قابل

ذکر کامیابی حاصل نہ کر سکی اور نہ ان شاء اللہ العزیز کر سکے گی۔ بلکہ مجاہدین سے خوف زدہ بھارتی فوجی اپنے ساتھیوں کی موت کو کتوں کی موت سے تشبیہ دیتے ہوئے ہانپ رہے ہیں کہ نہ جانے کدھر سے روح اور جسم کا رشتہ منقطع کرنے والی گولی سینے میں لگے اور زندگی کی ڈور کٹ جائے جس کا تصور بھارتی فوج کی بیویاں مجاہدین سے صف آراء ہونے کے لئے نکلنے والے شوہر کے بارے میں کر لیتی ہیں کہ اب وہ زندہ واپس نہیں آئے گا کیونکہ مجاہدین سے لڑنے نکلا ہے"۔

کیونکہ جذبہ جہاد ایک ایسا جذبہ ہے کہ جس مومن کے دل میں ابھر آئے تو دنیا کی کوئی کافر طاقت اس کے سامنے کھڑا ہونے کی سکت نہیں رکھتی جس کی مثالوں سے اسلامی تاریخ کے صفحات لت پت ہیں۔ آج بھی سیان وطن عزیز کے دل جذبہ جہاد سے سرشار ہیں اس لیے حکومت کو چاہیے کہ یہ جیتی ہوئی جنگ سابقہ روایات کے مطابق میز پر ہارنے کی بجائے قدم آگے بڑھاتے ہوئے بھارت کو پاش پاش کر دیں جس نے حالات کی کشیدگی کی ابتداء میں ہی اپنی غریب و مفلس عوام کا پیٹ کاٹ کر اپنے دفاعی بجٹ میں 6 چھ کروڑ کا اضافہ کر دیا تھا۔

اگر بھارت سیاچن سے نکل جانے کیلئے کارگل سے مجاہدین کی واپسی کو مشروط کرے تو اس بزدلانہ شرط کو سن کر بغلیں بجانے کی بجائے مسئلہ کشمیر کی ہیڈ لسٹ پر رکھیں۔

آج ہمارے پاس وقت ہے کہ اپنی سابقہ تاریخی غلطیوں کا ازالہ کریں کہ ۱۹۴۸ء میں ہم سرینگر پہنچنے والے تھے کہ ہمیں سر تسلیم خم کرنے کے لئے یو۔این۔او لے جایا گیا۔ ۱۹۶۲ء میں بھارت ' چین جنگ کے دوران ایک سنہری موقعہ کو ہم نے مغرب کے دباؤ اور وعدے وعید پر اعتبار کرتے ہوئے گنوا دیا۔ انہی سستیوں ہی کا نتیجہ ہے کہ ۱۹۷۲ء میں چورٹیلہ اور ۱۹۸۴ء میں سیاچن پر بھارت نے قبضہ کر لیا۔ اب ہمیں چاہیے کہ اٹھے ہوئے قدموں کو مضبوط کر کے نقشہ ارض تبدیل کریں جس کے لیے تاریخ نے ایک بار پھر ہمیں موقعہ فراہم کیا ہے۔ اگر ہم نے بصیرت کے ساتھ اس موقعے سے فائدہ اٹھایا اور بیرونی دباؤ کا شکار نہ ہوئے جس کا مسلسل قوم کو خدشہ بھی ہے تو پاکستان فتح کا پرچم اٹھائے بھارت کے وسط میں کھڑا عالم اسلام کی قیادت کر رہا ہوگا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

اے ہندو جس قوم سے تیرا واسطہ پڑا ہے وہ زندگی سے نفرت اور موت سے پیار کرنے والی ہے اس لئے کارگل اور دراس میں مجاہدین کے نرغے میں پھنسنے والی تیس ہزار بھارتی فوج ذلت اور رسوائی کے ساتھ زندگی کی ڈور کٹوائے بغیر واپس نہیں جاسکتی۔

ماضی پر نظر دوڑائیں تو کتنی مرتبہ وزیر اعظم پاکستان نے عالمی طاقتوں سے کہا کہ جنوبی ایشاء میں قیام امن کی راہ ہموار کرنے کے لئے مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل ضروری ہے۔ کیونکہ فلسطین اور اسرائیل کی کشیدگی کو ختم کرنے کے لئے "معاہدہ اوسلو" ہوا اور ۱۹۹۷ء میں ائرلینڈ میں مقامی خانہ جنگی کو ختم کرنے کے لئے "معاہدہ فرائیڈے" ہوا وسنیا اور سربوں کے درمیان "معاہدہ ڈیٹن" ہوا یہ تمام امریکہ کی ذاتی دلچسپی کی وجہ سے ہوئے۔

کیا وجہ ہے کہ یہ مسئلہ کشمیر کو بھارت اور پاکستان کے باہمی مذاکرات پہ چھوڑے ہوئے ہے جس کا اسے یقین بھی ہے کہ ہندو بنیا مذاکرات کی زبان نہیں سمجھتا اگر ہم اسی حقیقت کی وادی میں اتریں تو معلوم ہوگا کہ

امریکہ پاکستان کو اپنی انگھ کا تنکہ نہیں دیکھنا چاہتا اور ایشیا کی ابھرتی ہوئی طاقت چین کو بھارت کے ذریعے زیر کرنا چاہتا ہے۔ ان کی سوچ و فکر کو محدود رکھنے کے لئے اسی مسئلہ میں ہی الجھائے ہوئے اپنے مفادات کی دنیا بسانا چاہتا ہے۔ اگر اس ابھرے ہوئے جہادی جذبے میں حکمران ملت غداری کا سیاہ دھبہ اپنے چہرے پر نہ لگائیں تو اس سپرپاور کی خام خیالی ہوگی۔

حکمران ملت :

بھارتی بزدل فوج جس طرح مجاہدین کے نرغے میں پھنسی ہوئی ہے وہ سیاچن سے نکل جانے کے لئے کارگل سے مجاہدین کی واپسی کو مشروط کرے گا یاد رکھیے اس بزدلانہ شرط کو سن کو بغلیں بجانے کی بجائے مسئلہ کشمیر کو ہیڈ لسٹ پر رکھیں تو سیاچن اور کارگل کے فیصلے تاریخ خود بخود کردے گی۔ حکمرانوں اگر تم نے کسی طرف سے بھی نرمی کا پہلو جھکایا تو غداران وطن کو قوم نے کبھی معاف نہیں کیا۔

یاد رکھو ہر قوم نے اس کائنات میں حصول عروج کے لیے سر دھڑ کی بازی لگائی ہے اور آسماں کی بلندیوں کو چھونے کے لیے ہاتھ پاؤں مارے ہیں مختلف ذرائع کو استعمال کیا ہے۔ نوع بہ نوع وسائل اپنائے ہیں۔ لیکن کامیابی و کامرانی انہی کو نصیب ہوئی جنہوں نے ہزیمت کو چھوڑ کر عزیمت ' مخالفت کو چھوڑ کر شجاعت 'کسالت کو ترک کر کے بسالت اور بزدلی کو ترک کر کے دلیری کو اپنا شعار بنایا ہمیں تو خود تاریخ نے جھنجھوڑا ہے کہ

اگر تم نے غفلت کشی اور ضمیر فروشی سے کام نہ لیا کارگل میں بڑھتے ہوئے قدموں کو اور مضبوط کیے رکھا تو اس عیار۔ مکار۔ سینہ زور اور درندہ صفت پڑوسی کو لوگوں پر جور و جفا کرنے کا مزا چکھا دیا جائے گا۔ اور بھارت ' روس کی طرح اپنی موت خود مر جائے گا اور اس میں حصول آزادی کے لئے اٹھنے والی تحریکیں نقشہ بھارت کو اٹھا کر گنگا اور جمنا کی لہروں کے حوالے کر دیں گے جو پھر کبھی دیکھنے میں نظر نہیں آئے گا۔

اگر ہمارے حکمرانوں نے اس ابھرے ہوئے جہادی جذبے کو اپنی عارضی حکومت کے مفاد کی نظر کر دیا تو یاد رکھیں ہمیشہ ذلت کی موت مرتے رہیں گے اور رسوائی ہمارا دامن نہیں چھوڑے گی۔ اسرائیلی دیو عربوں کو نگلتا رہے گا۔ ہندو بھیانک جبڑے کھولے ہماری طرف ٹکٹکی باندھے موقع کی تلاش میں رہے گا۔ کشمیر میں مسلمانوں کی بہو 'بیٹیوں کی عفت و عصمت لٹی رہی گی اور دہلی کے مساجد کے منار عظمت رفتہ کو دیکھ کر ماضی کے دریچوں سے جھانکتے رہیں گے اور

شکایات کا دفتر ان الفاظ سے بارگاہ ایزدی میں پیش کرتے رہیں گے کہ ۔

رات ڈھلتی کیوں نہیں منظر بدلتا کیوں نہیں
بادلوں کی اوٹ سے سورج نکلتا کیوں نہیں

اے غیور قوم ! آج وقت ہے راحت کوشی سے منہ موڑ کر محمود غزنوی بن کر سامراج کے سومنات کو منہدم کرنے کا اور محمد بن قاسم کی طرح مظلوم بہن کی آواز پر لبیک کہنے کا۔

آج وقت ہے بھارت کو روس جیسے انجام بد سے دو چار کرنے کا اور ۱۹۷۱ء کا بدلہ چکانے کا اور کشمیر میں مشعل آزادی کی کرنوں سے بھارت کو جلا ڈالنے کا۔ ہمیں چاہیے کہ تاشقند اور شملہ کی دھجیاں فضائے سماوی میں بکھیر دیں اور جذبہ صادقہ کو ہمراہ لیتے ہوئے ایسا جارحانہ اقدام کریں کہ بزدل بھارتی فوج موت کے حصار میں خون کے گھونٹ پی جائے اور دشمن کی کمر ٹوٹ جائے اور اس کی رگ جان کا خون اس قدر نچوڑا جائے کہ وہ پھر اٹھنے کے قابل نہ رہے۔

> **حکمرانوں جذبہ صادقہ کو ہمراہ لیتے ہوئے ایسا جارحانہ اقدام کرو جس سے دشمن کی کمر ٹوٹ جائے اور اس کی رگ و جان کا خون اس قدر نچوڑا جائے کہ وہ پھر اٹھنے کے قابل نہ رہے۔**